

اس میں پیش رفت اور نتیجہ خیزی ضروری ہے

لورنڈا کیز لونگ

ہوں، اور اوپن اسکائی معاہدے نے، جس کے تصور پر ہم نے صرف ہندستان میں ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر بڑی گہرائی کے ساتھ سرمایہ کاری کی تھی۔ لیکن اس نے اس نظرے میں اصلاح لانے، اس میں خلاں پین لانے اور زیادہ سے زیادہ مقابلہ متعارف کرنے کی ہدودستائی ضرورت کو بہت ہی عمدگی کے ساتھ پورا کیا ہے۔ یہہ بنیادی اصول یہیں جنمیں کہ میرے خیال میں ہم دوسرے شعبوں میں بھی آزمائے کی کوشش کر رہے ہیں، خاص طور پر اس وقت جبکہ ہم تمودپیر تجارتی پالیسی فورم کے ساتھ آگے کی جانب پر بھڑک رہے ہیں۔

مثاں کے طور پر، وہ کہتے ہیں، یا یکٹا لوگی کی ترقی میں ہندوستان اور امریکہ کا مقام مشترک اور یکساں ہے۔ مزید یہ کہ امریکیوں اور ہندوستانیوں "دونوں کو اعتراض ہے کہ ان پالیسیوں کے لبرائزیشن کی بڑے پیانے پر ضرورت ہے جو کہ انفراسٹرکچر اور زرعی تجارت جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری کو محدود کرتی ہیں خاص طور پر ان شعبوں میں جن میں کرتی دنوں ملکوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ تجارتی تعلقات میں فروغ کے لیے ضروری ہے کہ امریکی فریمیں ہندوستان کو کاروبار کے لیے ایک دل کش مقام کے طور پر دیکھنا چاری ریکھیں۔ بھادیہ کہتے ہیں "میں کچھ تھامہ کا اپنگاہ رہ، فضل کر لے گو، ختنے، دلما، ہ

بھاگوں رہیں اس پر یہے کے یہی دروں جاری رہیں۔  
”صدر کے دورے سے جزوی طور پر تحریک پا کریں یہاں بہت زیادہ  
جوش تھا اور اس نے تعقیبات میں ایک قیمتی تحریک پیدا کی ہے۔ لیکن ان اگر  
مرکبی کپنیاں مسائل سے دوچار ہوئیں، جیسے کہ محصول یا عدم محصول  
کے ضوابط جو یہاں کاروبار کو مشکل بناتے ہیں تو وہ بہت تیزی کے  
سامانچہ دینیا کے دوسرے علاقوں میں موقع خالش کرنے لگتیں گی جہاں  
کہ اس طرح کی رکاوٹیں نہیں ہیں۔ اور ہندوستان ان میشتوں سے  
بہت زیادہ دور نہیں ہے جیسے کہ جنوب مشرقی آسیا کی میشتوں،  
جبکہ آپ کافی حد تک جا رہا ہیں، تیزی کے ساتھ ترقی پذیر اور تیز رفتار  
کھلاپن پاتے ہیں۔ اس لیے ہندوستان خود اپنے ہی خطے میں سخت  
مقابله کا سامنا کرنے جا رہا ہے۔

بھالیے کتے ہیں، "امریکی کاروباری گھرانے مکالمے کے بارے میں پر جوش ہیں، وہ امریکی اور ہندوستانی حکومتوں کے درمیان اعلیٰ سطحی روابط اور ملاقاتوں سے خوش ہیں، وہ خوش ہیں کہ ان کے مسائل پر توجہ بڑی جاری ہے۔ وہ تائج کی بھی امید کرتے ہیں جس کا مطلب ہوگا، مثال کے طور پر، براہ راست ہر دنی سرمایہ کاری پر اعتماد کروائیں دوسروں بیوان کی یہاں تجارت اور سرمایہ کاری کے لیے حوصلہ لٹتی کرتی ہیں۔

نہ خفتہ عزم کیا ہے۔ اشیاء اور سروبرز کی سالانہ تیس بلین ڈالر کی تجارت یک سبیا ٹچلے درجے کی شروعاتی بنداد کو حاصل کرنے کی طرف کوشش ہے جسے ایک طرح کی یہک درود ادا کرنے کہہ سکتے ہیں۔ مقابلہ جیمن سے امریکی تجارت کے جو سالانہ ۲۸۵ بلین ڈالر کی ہے یہ بلاشبہ سبیا یک ٹچلے درجے کا آغاز ہے۔ بھایہ کہتے ہیں: امریکہ اور ہندستان کے درمیان تجارت کو دو گناہ کرنے کا مطلب صرف ۳۰ بلین ڈالر کا اضافہ ہے، اس لیے یہ ایک حقیقت پسندانہ ہدف ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ تجارت رکاوٹوں یا دشوار یوں سے آزاد ہوگی۔ وہ کہتے ہیں: ”اگر یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے توہم تیز رفتار پیش رفت کی لمرف آگے گے بڑھیں گے۔“ میں چاہوں گا کہ رکاوٹس دور کی جائیں اور دو ٹوں جانب کی رکاوٹوں کو دور کیا جانا چاہیے تاکہ ہندوستان میں تمار کے کاروباری سرمایہ کاری کو آسان پائیں اور ہندوستانی کاروباری امریکے میں سرمایہ کاری کو آسان پائیں۔

تو کیا ایک آزاد تجارتی معاملہ ایک ایسا تصور ہے جو کسی دن پورا  
ووگا؟ بھائی اس کے جواب میں کہتے ہیں ”بہت سارے مسائل ہیں  
خوب کیمیں حل کرنا ہوگا۔“ مثال کے طور پر ہندوستان میں زراعت  
کے شعبے کو غیر معمولی تحفظات فراہم کیے گئے ہیں اور ہمارے آزاد  
تجارتی معاملہوں کا سب سے نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ ہمیادی طور پر  
حصول کو صرف تک لاتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک اہم منہج ہوگا۔ علمی  
یادداں کے حقوق کا تحفظ ایک وسرا شعبہ ہے جس میں ہندوستان کو  
حقوق حد تک آگے بڑھانا ہوگا، اس لیے کچھ چیزیں ہیں، جو کہ شاید  
جنلنجیر ہیں، جن پر کہہیں آتے والے، میتوں میں نہیں بلکہ بررسوں  
ہیں، بحث کرنی ہوگی۔ لیکن کیا میں مستقبل میں ایک ایسے دن کی پیش  
یتی کر سکتا ہوں جس میں ہندوستان اور امریکہ آزاد تجارتی معاملہ  
کے لئے ناکرات کر سکتے ہیں؟ (اقتبس طور پر)

بھائی کے لیے پر امید ہونے کی ایک وجہ ان کا وہ رول ہے جو سریکے کے نائب وزیر برائے شہری ہوا بازی اور مین الاقوامی امور ہونے کے ناتاط انجوں نے اپن اسکالنی کا معاہدہ کروانے میں ادا کیا تھا جس پر کہ ہندوستان اور امریکہ نے ابھی بچھلے برس ہتی دھنخٹ کیے ہیں۔  
بھائی کہتے ہیں ”بکی بکی کام بہت تیزی کے ساتھ ہوتے چلے جاتے ہیں جب کہ آپ کے پاس اسے آگے بڑھانے کے لیے مناسب افراد ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ”کھلے آسمان“ معاہدے کا راز تھا۔“ یہ ضروری ہے کہ ان مقامات کی نشان دہی کی بجائے جہاں امریکہ اور ہندوستان کے مقابلات یکساں اور مشترک

**امریکہ** کے دوسرے نمبر کے تجارتی اہل کارکر  
بھائیوں کہتے ہیں کہ امریکہ اور ہندوستان  
کامل طور پر ایک دن آزاد تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات کر  
سکتے ہیں البتہ بعض اہم چیزیں ہیں جن پر عمل درآمد ہونے میں ابھی  
کئی سال لگتیں گے اور اس کے لیے زیادہ کھلڑی اور متوازن تجارتی  
ماحول کی طرف تیز رفتار پیش رفت ضروری ہے۔

امریکی ذمہ دار ہے۔ مگر یوں بھاگی نے جون کے مہینے میں اچانک کو دیے جانے والے ایک امنڑو یوں کہا: ”میں پر امید ہوں“ ان کا یہ دور ہوا اس بات کے لیے تھا جسے وہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان تو خیز اور غصوپنیر تجارتی مکالمہ قرار دیتے ہیں۔ وزارت کی سطح کے دیگر اعلیٰ سطح پر امریکی تجارتی مکالمہ صرف چین اور یورپی یونین کے ساتھ ہیں۔ بھاگی کہتے ہیں: ”گذشتہ نومبر کے مہینے میں بڑی پالیسی فورم کی تخلیل کے ذریعے ہندوستان کی اس زمرے میں شمولیت ایک تمثیلیاں اور اہم پیش رفت ہے۔ البتا اسے اگر کچھ بامعنی بنانا ہے تو اسے منتج خیز بھی بنانا ہوگا، جس کا مطلب یہ ہے کہ تجارت اور سرمایہ کاروباری کی راہ میں حاصل رکاوٹوں کو فی الواقع دوسرا کا جائے۔

صدر جارج ڈبیلویش اور وزیر اعظم منوہن سنگھ نے ہند امریکہ تجارت کو دو گناہ کرنے کے بدف کو صرف تین برس کے اندر بالائے کا



کرن بھائی



کرن بھائیہ کہت ہیں کہ امریکی صنعت کاروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان کو ہمارے ذیوڈ سن موثر سائل جیسے پروڈکٹ کے لئے اپورٹ پابندیوں کو ختم کر دینا چاہتے۔

ہندوستانی حکومت میں بھائیہ کے ہم منصوبوں کو اس حقیقت پر خوش ہوتا چاہیے کہ وہ ہندوستانی پس منظر رکھتے ہیں۔ ۱۹۶۰ کی دہائی میں دوسری جانب ہندوستانی پیشہ ور ماہرین کا ایسا سانی امریکہ کا سفر کرنے کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے، اسی طرح امریکی بینکنگ، زرعی ان کے والد ہندوستانی ریاست اتر پردیش میں واقع گور کھپور سے نقل مکانی کر کے امریکہ پلے گئے تھے۔ بھائیہ کہتے ہیں "لیکن ایک بار اور صنعتی مصنوعات سے متعلق ضوابط پر ہندوستانی حکومت نے غلر مدنی کا اظہار کیا ہے۔ بھائیہ کہتے ہیں "ہم ان کے مسائل پر بھی موجود ہیں کی کوشش کرتے رہے ہیں۔" اس کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ اسال پر ایک بجٹ ختم ہو گئی اور ہندوستانی آم آئندہ برس سے ہیں اور وہ ہندوستان کی اور ہندوستانی ختم مذاکرات کا رہا ہے۔

وہ کہتے ہیں "لیکن میں سوچتا ہوں کہ امریکہ میں ہندڑاد

کرتے ہیں کہ ہندوستانی حکومت ان رکاؤں کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں: "حکومتوں کو اپنی ایجادیوں کو ایک ساتھ لانے کے لیے یہیش چیلنجر کا سامنا رہا ہے جو بعض اوقات کم پلے دار رہ جان کی حامل ہوتی ہیں۔"

دوسری جانب ہندوستانی پیشہ ور ماہرین کا ایسا سانی امریکہ کا سفر کرنے کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے، اسی طرح امریکی بینکنگ، زرعی اور صنعتی مصنوعات سے متعلق ضوابط پر ہندوستانی حکومت نے غلر مدنی کا اظہار کیا ہے۔ بھائیہ کہتے ہیں "ہم ان کے مسائل پر بھی موجود ہیں کی کوشش کرتے رہے ہیں۔" اس کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ اسال پر ایک بجٹ ختم ہو گئی اور ہندوستانی آم آئندہ برس سے امریکہ میں درآمد کے چائیں گے۔

"حقیقت یہ ہے کہ عالمی تجارت کو طرفین میں سے دونوں کو فائدہ پہنچانا چاہیے۔ فی الحال تجارت کے معاملے میں ہندوستان کو لوگوں کو اس پر مجبور کیا ہے کہ وہ ہندوستان میں موجود اقتصادی امکانات پر تو جدیں۔ ایسا نہیں ہے کہ اپنے ہندڑاد امریکی ہونے کے ناطے کچھ الگ کرتے ہیں بلکہ شاید اپنے یہاں موجود موقع پر تجارت میں اربوں ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ کیا یہ مسئلہ ہے؟" میں ایسا نہیں سمجھتا۔ میں چاہوں گا کہ امریکی کمپنیوں کو ایک ہموار کچھ زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ چنانچہ جب مذاکرات کے لیے ملک کھیل کامیداں ملے اور بازار تک رسائی بھی آسان ہوتا کہ وہ خت مقابلہ کر سکیں۔ البتہ دن کے اختتام پر میں جو چیز دیکھنا چاہتا ہوں وہ میں ہم بھی ہندوستانیوں سے جو ایسی رسائی بھی پہنچاتے ہیں۔ لیکن بدلتے یہ کہ وہ طرف تعقات آگے بڑھ رہے ہیں اور پھر پھول رہے ہیں۔

مشال کے طور پر بھائیہ ہارلے ذیوڈ سن کا ذکر کرتے ہیں، وہ ایک ایسے امریکی ہیں جو ہمیں موثر سائلیں تیار کرتے ہیں اور ایک نیش برآمد کار، جن کی مصنوعات کی پوری دنیا کے بازاروں میں مانگ ہے۔

ہندوستان میں بھی موثر سائلوں کی محصول ہوتی صد تک ہے اور صرف بھی نہیں ضابطہ کی دوسری رکاوٹیں بھی ایسیں استاذ رہنے والے بھی ہیں جو آپ کو زیادہ سے زیادہ چھوٹی موثر سائلیں درآمد کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ بھائیہ کہتے ہیں "ایسا بھی نہیں ہے کہ ہندوستانی ایسا مقامی صنعت کے تحفظ کے لیے کر رہے ہوں۔ ہارلے کی سازی کی موثر سائلیں وہ بناتے ہیں نہیں۔ لیکن یہ کوشش کرنا کہ یہود کریں اس مسئلے پر آگے بڑھے، محصول اور عدم محصول کی رکاؤں کے مسئلے پر پیش رفت ہو، یہیش ایک مشکل کام رہا ہے۔" بھائیہ کہتے ہیں "ہم اسی طرح کی چیزیں امریکی ترقی پر تجارتی مکالے میں آگے بڑھانے جا رہے ہیں کیوں کہ امریکی کار بار جیسے کہ ہارلے کو ہندوستانی بازاروں تک رسائی بھی چاہیے اور ہندوستانی صارفین کو امریکی مصنوعات تک رسائی حاصل ہوئی چاہیے۔" ہندوستانی مصنوعات کے لیے ہمارا بازار بہت زیادہ مکلا ہوا ہے، فی الواقع ہم بھی ایسی پی (ترجمات کے عمومی نظام) پروگرام کے ذریعے اُنہیں ترجیحی رسائی بھی پہنچاتے ہیں۔ لیکن بدلتے میں ہم بھی ہندوستانیوں سے جو ایسی رسائی دیکھنا چاہتے ہیں۔"

□